نماز میں دل کیوں نہیں لگتا؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ نماز ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے؟

آیئے ! نماز سمجھیں اور یاد کریں

نماز اور 14 سورتوں کا لفظ بلفظ ترجمہ



مولانا محمد بشیر فاروقی سیلانی مدظلہ العالی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

کتاب کا نام : نماز میں دل کیوں نہیں لگتا؟

مؤلف : حضرت علامہ مولانا محمد بشیر قادری فاروقی سیلانی مدظلہ العالی
بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

باہتمام : محمد حفیظ البرکات شاہ

اشاعت : فروری 2010ء

تعداد : 1000

ناشر : ضیاء القرآن پبلی کیشنز

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور: داتا دربار روڈ۔ فون:042-37221953

کراچی: 14۔ انفال سینٹر اردو بازار۔ فون:021-32630411

e-mail: info@zia-ul-quran.com

www.zia-ul-quran.com

نماز میں دل کیوں نہیں لگتا؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ نماز ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے؟

آیئے! نماز سمجھیں اور یاد کریں

نماز اور 14 سورتوں کا لفظ بلفظ ترجمہ



مولانا محمد بشیر فاروقی سیلانی مدظلہ العالی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔کراچی۔پاکستان

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مُقدّمۃ

زندگی تیزی سے گزرتی جارہی ہے۔ اللہ کی توفیق اور کرم سے نمازوں اور مذہبی ماحول سے وابستگی بھی ہے لیکن عرصے سے نفس ملامت کررہا ہے اور شرمندگی دامن گیر ہے کہ عمر کا بڑا حصّہ گنوادیا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور نماز عبادت کا وہ خاص طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیا ہے۔ نماز ہماری زندگی کا اہم مقصد ہے۔ لیکن افسوس کہ نماز کی روح سے محرومی ہے۔

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بر سر منبر فرمایا کہ وہ آدمی اسلام میں رہ کر اپنے بال سفید کردیتا ہے اور حالت اس کی یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے نماز کی تکمیل نہیں کرسکا، لوگوں نے دریافت کیا کہ ایسا کیونکر ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ نماز تو پڑھتا ہے لیکن نماز میں اللہ تعالیٰ کے لئے جو خشوع و خضوع ہونا چاہیئے وہ اس کی نماز میں نہیں ہوتا اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

اکثر نمازیوں اور مذہبی شوق رکھنے والے لوگوں کو بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ دیگر کاموں میں تو ذوق و شوق سے شریک ہوتے ہیں لیکن نماز کے حقیقی اور باطنی مقصد "اللہ کا قرب" سے دور خشوع اور خضوع سے خالی

نمازوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ حالانکہ تمام مذہبی کاموں اور محفلوں کا اصل مقصد تو انسانوں کا تعلق رب سے جوڑنا ہے اور جو چیزیں اس تعلق میں رکاوٹ ہیں اُنھیں دور کرنا ہے۔

گناہوں کے سیلاب نے مسلمانوں کی اکثریت کو نماز سے روک دیا ہے بہت سے نماز شروع کرتے ہیں پر کچھ عرصہ بعد پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ نماز ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں بن رہی۔ ہم نماز کے ظاہری آداب کو اگر سیکھ بھی لیں تو نماز کی اصل روح اور اسکی مناجات سے لطف اندوز نہیں ہوتے۔

آخر اس بے رغبتی کی وجہ کیا ہے؟ ہم نماز کو سمجھ کر نہیں ادا کر رہے۔ نماز میں رب تعالیٰ سے مناجات نہیں کر رہے۔ شاید صرف بطور رسم جسمانی مشقت اُٹھا رہے ہیں۔

ہر مسلمان کو کم از کم نماز کے معنی اور کثرت سے نماز میں پڑھی جانے والی چھوٹی سورتوں کا ترجمہ یاد ہونا چاہیئے۔ اپنے درس کے شریک دوستوں کے لیے میں نے نماز کا لفظی ترجمہ مرتب کیا تو یہ خیال آیا کہ کیوں نہ جو کچھ علماء کرام کی مجالس، بزرگوں کی صحبت اور قرآن حدیث کے مطالعے اور خاص کر امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب "احیاء العلوم" اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب "عوارف المعارف" سے نماز کا طریقہ اور اسکی باطنی کیفیت کے بارے میں پڑھا ہے وہ سب آسان الفاظ

میں دوستوں کے لیے بھی لکھ لیا جائے۔ درحقیقت یہ سب اپنے لیے لکھا ہے تاکہ غفلت پر ملامت کا زور زیادہ ہو اور کاش کہ نفسِ لوامہ ہر نماز سے پہلے جھنجوڑے کہ

"اے دوسروں کو خشوع و خضوع کی نصیحت کرنے والے ! غفلت سے بچ۔"

قلبی مناجات کے اشارے

نماز عبادت کا وہ خاص طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے ذریعے ہمیں بتایا ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ سے مناجات کا نام ہے۔ عاجزی و انکساری کا اظہار ہے۔ جب بندہ زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرے تو چاہیئے کہ اسکا سینہ مناجاتِ الٰہی سے اس طرح گونج رہا ہو کہ جب جنت کا ذکر ہو تو اللہ سے جنت طلب کرے، جب جہنم کا تذکرہ آئے تو اس سے پناہ مانگے اور اسی طرح اذکار اور تلاوت کے مضامین اسکے دل پر اثر انداز ہوتے رہیں۔

ان ہی چند احساسات اور قلبی مناجات کو " قلبی مناجات کے اشارے" کے نام سے درج کیا ہے اور دل کے دروازے کو کھٹکھٹانے کی کوشش کی ہے تاکہ ان اشاروں کو پڑھ کر دل کی زبان کی گرہ مناجات کے لئے کُھل جائے یہ ایک بہت ہی وسیع دنیا ہے۔ ان شاء اللہ جب ہم قدم بڑھائیں گے۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیع دروازے

ہم پر کُھلتے چلے جائیں گے۔

کوئی بھی شخص کسی ایک حال پر ٹھہرا نہیں رہتا اگر کسی کے پاس لاکھ ہیں تو دو لاکھ کی کوشش کرتا ہے ایک کروڑ ہیں تو دس کروڑ کی تمنا کرتا ہے۔ تو پھر ہم کیوں اپنی نماز کی ترقی کی فکر نہیں کرتے۔ بلکہ بعض نادان تو مشکل سمجھ کر اور دور چلے جاتے ہیں ۔ اگر کاروبار میں فائدہ زیادہ نہ ہو رہا ہو تو کوئی بھی کاروبار بند کر کے بیٹھ نہیں جاتا بلکہ فائدہ بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ نماز بے سمجھے پڑھنا بھی فائدہ سے خالی نہیں۔ آیئے ہم نماز کے حقیقی فوائد کے حصول کے لیے محنت اور کوشش کریں ۔ رب العالمین سے رابطے کے ذریعے نماز کو اور نماز میں کثرت سے پڑھی جانے والی سورتوں کو معنیٰ کے ساتھ یاد کریں۔ اللہ تعالیٰ سے مناجات کے بول سیکھیں اور رب العالمین کے در رحمت کو کھٹکھٹائیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ ہمیں نماز کو یاد کرنے ' سمجھنے 'پڑھنے اور دل کی حاضری کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پہلے اِسے پڑھیں!

یہ کتاب نماز سمجھنے اور نماز میں پڑھی جانے والی بعض سورتوں کو بمعہ ترجمہ یاد کرنے کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اس کتاب کو آپ شارٹ کورس کے طور پر پڑھیں۔ ہر مسلمان کی تمنا ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوب کر عبادت کرے' اللہ کے پاک کلام کو سمجھے لیکن دنیا کے جھمیلوں میں پھنس کر یہ تمنا دل کے ایک کونے میں پڑی رہ جاتی ہے۔ ہر دلی تمنا کو پورا کرنے کے لیے ہم محنت کرتے ہیں لیکن شیطان ہماری اس عظیم تمنا کو کبھی پورا ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔

سُستی چھوڑیئے!

وہ کام جو اب تک نہ ہو سکا' روزانہ صرف بیس ۲۰ منٹ کا وقت نکال کر' اب آپ صرف ایک ماہ میں ان شاء اللہ نماز سمجھ کر یاد کر سکتے ہیں۔

کیا آپ دین کے ستون نماز اور اللہ کی کتاب کے لیے بیس ۲۰ منٹ روزانہ نہیں نکال سکتے؟ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں نہیں کر سکتا۔ جب کسی چیز کا شوق ہوتا ہے تو اس کے لیے ہم وقت نکال ہی لیتے ہیں۔ اس کی ایک ادنیٰ مثال کرکٹ کے ان شائقین کی ہے جو دن میں اپنے کام تو کرتے رہتے ہیں مگر ہر تھوڑی دیر بعد اسکور بھی پوچھتے رہتے ہیں۔ آپ بھی اپنے سارے کام کرتے رہیں لیکن اس کتابچہ کو ایک مہینہ اپنے ساتھ رکھ کر بار بار دھراتے رہیں۔ میرا مشورہ تو یہی کہ آپ نیت کرلیں کہ جب تک مجھے نماز سمجھ کر یاد نہیں ہو جاتی میں اس کتابچہ کو اپنے ساتھ رکھوں گا۔ اسے دن میں کم از کم پانچ بار دیکھ لیں (اگر ہو سکے تو ہر نماز سے پہلے)۔ فہرست کے ۲۵ عنوانات میں سے ایک عنوان کو روزانہ دس ۱۰ منٹ دھرائیں پھر ایک گھنٹہ بعد دس منٹ دھرائیں اور ہر نماز میں جو پڑھا اس کی عملی مشق کریں۔ اس طرح چوبیس دن کریں پھر ایک ہفتہ پوری کتاب کو دھرائیں۔ تحقیق کے مطابق کسی بھی چیز کو یاد کرنے کے لیے پانچ بار دھرانا ضروری ہے۔ اس طرح سے کہ

پہلی بار	ایک گھنٹہ کے بعد	دوسری بار	ایک دن کے بعد
تیسری بار	ایک ہفتہ کے بعد	چوتھی بار	ایک مہینہ کے بعد
پانچویں بار	چھ مہینے کے بعد		

ترجمہ یاد کرتے وقت دلچسپی برقرار رکھنے کے لیے طالبِ علم کے ذہن پر یہ بات چھائی رہنی چاہیئے کہ "وہ اللہ کی کتاب سیکھ رہا ہے"۔اس دعا کو بھی ساتھ ساتھ پڑھتے رہیں۔

رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

لفظ بلفظ ترجمہ

بعض عربی کلمات کئی ایک الفاظ ،حروف اور ضمائر سے مل کر بنتے ہیں اور کئی جگہوں پر دو الفاظ مل کر صحیح معنی دیتے ہیں۔ اس لئے ایسے کلمات کو ایک ہی خانہ میں رکھ کر اُس میں پوشیدہ حروف اور کلمات کو مختلف رنگ دے کر واضح کیا ہے۔اور اُنکا اردو ترجمہ بھی اسی رنگ میں لکھا ہے۔

مثلًا

اَ لَمۡ	تَرَ	كَيۡفَ	فَعَلَ	رَبُّكَ	بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ①
کیا نہیں دیکھا آپ نے		کیسا	کیا	تمہارے رب	ہاتھی والوں (کے) ساتھ

اللہ تعالیٰ میری غلطیوں کو معاف فرمائے۔اس کتاب میں اگر آپ کوئی غلطی دیکھیں تو ضرور مطلع فرمائیں۔

محمد بشیر قادری فاروقی سیلانی

سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مسجد سیلانی اسٹریٹ، مین بہادر آباد چورنگی،
کراچی۔ پاکستان

فون:021-34130786 (5 Lines)

رب العالمین ﷻ

↑

نماز

↑

بندہ

رب العالمین سے رابطہ کا ذریعہ نماز ہے۔

پسندیدہ نماز

نماز میں بندہ رب تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتا ہے۔ اس کے کلام کو سُنتا ہے۔ اس سے اپنے دل کی بات کرتا ہے۔ اس کو منانے کی کوشش کرتا ہے۔ مناجات و دعائیں کرتا ہے۔ روتا ہے۔ گڑگڑاتا ہے۔

اس کے حضور گر کر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو ایسے بندے اور اُن کی نمازیں پسند ہیں۔

ارشاد فرمایا: الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (المومنون:۲)

جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں روتے ہیں۔

اپنی نمازوں کی ہر طرح سے حفاظت کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کی خوشخبری دی ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ (المومنون:۱۰،۹)

جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں وہی وارث ہیں (جنّت الفردوس کے۔)

ہماری نماز

لیکن ہماری نماز تو ایسی نہیں۔۔۔

ہم جانتے ہیں کہ

نماز دین کا ستون ہے۔۔۔ لیکن ہم اس کی حفاظت نہیں کرتے۔۔۔ کبھی پڑھتے ہیں اور کبھی نہیں پڑھتے۔۔۔اگر نماز پڑھتے ہیں۔۔۔تو دل نہیں لگتا۔۔۔دنیا کی بھولیں باتیں۔۔۔نماز میں یاد آجاتی ہیں۔۔۔نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔۔۔ لیکن افسوس ہم تو نماز کے بعد بے حیا فلمیں، ڈرامے دیکھتے ہیں۔۔۔نماز مومن کی معراج ہے۔۔۔ لیکن ہمارا اخلاق تو دن بدن زوال پذیر ہے، بات بات پر غصّہ آتا ہے۔

قرآن وحدیث کی تمام باتیں حق ہیں۔ یقیناً یہ ساری کوتاہی ہماری ہے۔

آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

نماز کا مقصد کیا ہے؟

روزے میں کھانے پینے سے رکنے کے ذریعے پیٹ اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے۔

حج کی مشقتوں کے ذریعے بدن کی آزمائش ہوتی ہے۔

زکوۃ کی ادائیگی اور محبوب مال دینے کی تکلیف کے ذریعے دل کا امتحان ہوتا ہے۔

نماز میں ذکر، قیام، قراءت، رکوع، سجدہ اور قعدہ ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ نماز میں صرف حروف اور آوازیں مقصود ہیں تا کہ ان کو دھرایا جائے۔

یا نماز دل کی توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنا ہے۔

نماز میں صرف لفظوں کا دھرانا مقصود نہیں ہے بلکہ حروف کے ذریعے دل کی بات کو ظاہر کرنا ہے اور اس کا اظہار دل کی حاضری کے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز میں قراءت اور اذکار کا مقصد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، اس کی بارگاہ میں عاجزی کا اظہار اور دعا کرنا ہے۔ جبکہ حالت یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہوتے ہیں اور ہمارے دل پر غفلت کے پردے پڑے ہوتے ہیں۔ بلکہ ہم اس بات کو بھی بھول جاتے ہیں کہ کس کے سامنے کھڑے ہیں۔ ہماری زبان کو نماز کے رٹے ہوئے اذکار پڑھنے کی عادت ہو گئی ہے۔ نماز شروع ہوتے ہی ہماری زبان حرکت شروع کر دیتی ہے۔

اب ہمیں خود فیصلہ کرنا چاہیئے کہ ہماری نماز اصل مقصد سے کس قدر دُور ہے کیونکہ نماز کا مقصد تو دل کو صاف کرنا، اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل کو آباد کرنا اور اللہ پر ایمان کو مضبوط کرنا ہے۔

کامل نماز کے لئے چھ 6 باطنی امور

نماز

۱۔ دل کی حاضری
دل ہر فکر و خیال سے پاک ہو

۲۔ نماز کو سمجھنا
کلام کے معنیٰ کو سمجھے

۳۔ تعظیم
اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا تصور کرے

۴۔ خوف
اللہ تعالیٰ کو بڑا سمجھتے ہوئے دل میں اس کا خوف ہو۔

۵۔ امید
نماز کے ثواب کی اُمید رکھے

۶۔ ندامت
اپنی کوتاہیوں اور گناہوں سے شرمندہ رہے۔

روحِ نماز

نماز اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے قائم کی جاتی ہے اس کے لیے دل کا حاضر ہونا شرط ہے۔
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي (طٰهٰ: ١٤)

اور میری یاد کی خاطر نماز قائم کیا کرو'
جو شخص پوری نماز میں غافل رہے وہ کیسے ذکرِ الٰہی کے لیے نماز قائم کرنے والا ہو گا؟

وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ (الاعراف: ٢٠٥)

اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ'
نشہ کی حالت میں پڑھنے والا نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے' ہوش و حواس برقرار نہیں ہوتے ا'اس لیے نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ حالت اُس شخص کی بھی ہوتی ہے جو غافل ہے شیطانی وسوسوں اور دنیاوی خیالات میں مدہوش ہے حتیٰ کہ اسے یہ بھی پتا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔
اس لیے نماز میں پوری توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہونی چاہیئے۔

حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ (سورۃالنساء: ٤٣)

یہاں تک کہ تم وہ بات سمجھنے لگو جو کہتے ہو۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی لوگ (نماز میں) کھڑے ہوتے ہیں لیکن اُنہیں نماز سے تھکاوٹ اور مشقت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ (المعجم الکبیر)

نماز کی حالت میں اگر دل نماز میں حاضر نہیں ہے تو وہ کچھ نہ کچھ تو کر رہا ہے کیونکہ دل فارغ نہیں رہتا۔ اب فکر جس طرف ہو گی دل بھی وہیں ہو گا۔ نماز میں دل اُس وقت تک حاضر نہیں ہوتا جب تک کہ یہ یقین نہ ہو جائے کہ دنیا حقیر اور فانی ہے۔ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے اور نماز آخرت میں کامیابی کا راستہ ہے۔

نماز کو سمجھنا

ہم نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، رب العالمین کا کلام (قرآن) سُنتے ہیں لیکن سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے، اپنی حاجتیں اس کی بارگاہ میں بے سمجھے، بغیر توجہ سے عرض کرتے ہیں۔ اب اس صورت حال میں ہمارا دل نماز میں کیسے لگے گا؟ نماز کی حلاوت اور چاشنی کہاں سے میسر آئے گی؟ رٹے ہوئے اذکار ہماری زبان تیزی سے ادا کرتی جاتی ہے اور ہم اپنے دنیاوی کاموں اور جھمیلوں میں کھو جاتے ہیں اور نماز کو لاشعوری طور پر بھول جاتے ہیں۔

یہ انداز پسندیدہ نہیں اور یہ آیت پڑھ کر تو ہمیں ڈر جانا چاہیے۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ (الماعون)

سو ہلاکت ہے (افسوس ہے خرابی ہے) ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز کو بھولے بیٹھے ہیں

تعظیم

نماز میں بار بار اس یقین کو پختہ کرے کہ میں اللہ رب العزت کے سامنے کھڑا ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے: تم اللہ کی عبادت ایسے کرو کے گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اگر تمہیں یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوا تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ (بخاری)

نماز کی شرائط

نماز پڑھنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ نمازی کا بدن ' کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو۔

طہارت : جس طرح نماز کی جگہ ' کپڑوں ' بدن کا پاک ہونا اور باوضو ہونا نماز کے لیے شرط ہے۔

اس طرح وہ دل جو سب سے زیادہ ہم سے قریب ہے۔ گناہوں اور غفلت

سے پاک ہونا چاہیئے۔

جسم کو ڈھانپنا: ظاہری جسم کو ڈھانپنا نماز کے لیے شرط ہے۔ باطنی برائیوں پر اللہ تعالیٰ کے سامنے پردے نہیں ڈالے جاسکتے کیونکہ اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں۔ اس لیے خوف' ندامت' حیاء کے ساتھ نماز میں کھڑا ہو۔ جس طرح کوئی بھاگا ہوا مجرم اپنے مالک کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔

قبلہ رُخ ہونا: نماز میں چہرہ کا کعبہ شریف کی طرف ہونا شرط ہے۔ تو کیا دل کو تمام کاموں سے پھیر کر اللہ تعالیٰ کی طرف کر دینا ضروری نہ ہوگا ؟

وقت: نماز کا وقت ہونا شرط ہے۔ اس طرح یہ سمجھا جائے کہ یہ میری آخری نماز ہے سلام پھیرتے ہی میری روح قبض کرلی جائے گی۔ اس طرح نماز میں سکون اور تواضع پیدا ہوگا۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: "رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھو۔"

نیت: دل کے ارادے کا نام نیت ہے۔ جو نماز پڑھنی ہے اِس کا دل سے ارادہ کرے اور زبان سے کہنا مستحب ہے۔ مثلاً نیت کی میں نے آج کی نماز ظہر چار رکعت نمازِ فرض یا سُنت کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ کی طرف اگر امام کے پیچھے ہو تو کہے پیچھے اس امام کے۔

اس بات کا پکا ارادہ کیا جائے کہ نماز اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے پڑھ رہا ہوں۔ یہ احساس بیدار کیا جائے کہ مجھ جیسے

گناہگار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حضور حاضری کا شرف بخشا۔ اس وقت شرمندگی ہونی چاہیئے۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں پاؤں کے درمیان چار پانچ انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو۔ دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک لے جائے اس طرح کہ ہتھلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور انگلیاں نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی بلکہ اپنی حالت پر ہوں۔

تکبیرِ تحریمہ

اَکۡبَرُ	اَللّٰہُ
سب سے بڑا ہے	اللہ

اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی اُلٹے ہاتھ کی کلائی پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی سے کلائی کو پکڑ لے نظر سجدہ کی جگہ پر رہے

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔۔

اے اللہ! تو بہت عظمت والا ہے اور میں بہت حقیر سب چھوڑ کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔

نماز شروع کرتے ہی ہم نے بے شمار حلال کاموں کو اپنے اوپر حرام کر لیا (مثلاً کھانا' پینا' بات چیت کرنا وغیرہ) اور سب سے کٹ کر بارگاہ الٰہی میں

کھڑے ہو گئے ہیں۔ اے کاش حقیقتاً ہم سب سے کٹ کر صرف اسی کے ہو جائیں۔ اور اس پاک پروردگار کو بھی یہ ہی پسند ہے۔ فرمایا:

وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا

"(اپنے قلب و باطن میں) ہر ایک سے ٹوٹ کر اُسی کے ہو رہو" (المزمل: ۸)

قیام

نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کے ساتھ کھڑا ہونا اور اسی کی جانب اپنی پوری توجہ رکھنا اہم رکن ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نمازی کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک وہ اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔"

رسول اللہ ﷺ نے ایک نمازی کو داڑھی سے کھیلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: " اگر اس شخص کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی خشوع پیدا ہوتا۔"

صحابہ کرام نماز میں اس طرح کھڑے رہتے جیسے لکڑی کے ستون۔ جب ہم کسی بڑے عہدیدار کے پاس جاتے ہیں تو کس قدر سکون اور خشوع کا اظہار کرتے ہیں اور یہ دل چاہتا ہے کہ یہ مجھے ملاقات کا زیادہ وقت دے اور اگر وہ زیادہ وقت دے دے تو لوگوں کو یہ بتاتے نہیں تھکتے کہ فلاں فلاں نے مجھے اپنے پاس بلایا اور اتنی دیر تک مجھ سے باتیں کرتا رہا۔

اب ذرا اپنی نماز کا حال دیکھیں تو افسوس ۔۔۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عظمت اورجلالت سے ناواقف ہیں زبان سے تو کہہ رہے ہیں کہ اللہ سب سے بڑا ہے لیکن ابھی یقین کے کمال کو نہیں پہنچے کہ اس کے سامنے بے سکونی اور منتشر خیالی کی کیفیت میں جلدی جلدی نماز ختم کر دیتے ہیں۔

اب ثناء پڑھے۔

ثناء

سُبْحَانَكَ	اللّٰهُمَّ	وَ	بِحَمْدِكَ	وَ	تَبَارَكَ
پاک ہے تو	اے اللہ	اور	تعریف ہے تیرے لیے	اور	برکت والا ہے
اے اللہ تو پاک ہے اور تعریف تیرے لیے ہے اور برکت والا ہے					

اسْمُكَ	وَ	تَعَالٰى	جَدُّكَ	وَ	لَآ	اِلٰهَ	غَيْرُكَ
تیرا نام	اور	بہت بلند ہے	شان تیری	اور	نہیں	معبود	تیرے سوا
تیرا نام اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔							

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے پاک پروردگار! مجھے تمام گناہوں سے پاک کر دے۔

اے میرے پروردگار! اپنے برکت والے نام سے میرے ہر کام میں برکت کر دے۔

اگر جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز شروع کرے تو ثناء پڑھ کر خاموش رہے اور امام کی قراءت سنے اور اگر تنہا ہو تو ثناء کے بعد

تعوّذ پڑھے'

تعوّذ

الرَّجِیۡمِ	الشَّیۡطٰنِ	مِنَ	بِاللّٰہِ	اَعُوۡذُ
مردود	شیطان	سے	اللہ کی	میں پناہ مانگتا ہوں
میں شیطان مردود (کے وسوسوں) سے 'اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔				

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

الٰہی ! مجھے ہر شیطانی کام سے بچالے۔

الٰہی ! شیطان سے دشمنی کرنے میں اخلاص دے۔

یہ مناجات صرف زبانی جمع خرچ نہیں ہونی چاہئیں بلکہ سچی نیت اور عملی کوشش کے بغیر مناجات سے مکمل فائدہ ممکن نہیں۔ اس لیے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا چاہتے ہیں تو وہ کام چھوڑنے ہوں گے جن کو شیطان پسند کرتا ہے اور وہ کام اختیار کرنا ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ پناہ حاصل کرنے کے لئے صرف زبانی کلمات کافی نہیں ہیں کیونکہ جب کوئی دشمن مارنے کے لیے پیچھے لگ جائے اور ہم چھپنے کے لیے اپنے دوست سے کہیں کہ میں تیرے گھر پناہ لیتا ہوں اور گھر میں داخل نہ ہوں تو صرف یہ کہنا دشمن سے محفوظ نہیں کرے گا۔ جب تک کہ ہم اس کے گھر میں داخل نہ ہو جائیں۔

پھر تسمیہ پڑھے

تسمیہ

الرَّحِيۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰهِ	اسۡمِ	بِ
رحم کرنے والا	بہت مہربان	اللہ	نام	سے
اللہ کے نام سے (شروع) جو بہت مہربان رحم کرنے والا ہے۔				

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔۔

اے رحمٰن و رحیم! میرا ہر کام تیرے نام کی برکتوں سے مالا مال ہو جائے۔

قراءت

پھر خوب ٹھہر ٹھہر کر سورۃ الفاتحہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پڑھنے کا ادب سکھایا ہے۔

ارشاد فرمایا: وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيۡلًا (المزمل:۴)

"اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو"

جب قرآن پڑھے تو یہ خیال کرے کہ وہ اپنے رب سے ہم کلام ہے۔

سُوْرَةُ الْفَاتِحَة

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ	الْعٰلَمِیْنَ ۝۱
سب تعریفیں	اللہ کے لیے	پالنے والا	تمام جہانوں
سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے ۝۱			

الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ ۝۲	مٰلِكِ	یَوْمِ	الدِّیْنِ ۝۳
بہت مہربان	رحم کرنے والا	مالک	دن	بدلہ (جزا)
بہت مہربان، رحم کرنے والا ہے ۝۲ قیامت کے دن کا مالک ہے ۝۳				

اِیَّاكَ	نَعْبُدُ	وَ	اِیَّاكَ	نَسْتَعِیْنُ ۝۴
تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	تجھ سے ہی	ہم مدد چاہتے ہیں
(اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ۝۴				

اِهْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ ۝۵	صِرَاطَ	الَّذِیْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلَیْهِمْ ۝۶
ہم کو چلا	راستہ	سیدھا	راستہ	اُن کا تونے	انعام کیا	جن پر
ہم کو سیدھے راستے پر چلا ۝۵ ان (لوگوں) کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ۝۶						

غَیْرِ	الْمَغْضُوْبِ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	الضَّآلِّیْنَ ۝۷
نہ	غضب ہوا	جن پر	اور	نہ	جو گمراہ ہوئے
اُن (لوگوں) کا (راستہ) نہیں جن پر غضب ہوا اور نہ (ہی اُنکا) جو گمراہ ہوئے ۝۷					

اٰمِیْنَ
اے اللہ قبول فرما۔

اے تمام جہانوں کے رب رحمٰن و رحیم ! قیامت کے دن رسوائی سے بچانا۔
اے اللہ ! مجھے بے ریا صرف تیری رضا کے لیے عبادت کرنے والا بنا دے۔
اے اللہ ! مجھے اپنے پیارے رسول ﷺ کی سُنت کے راستے پر چلا دے۔
اے اللہ! میرے دل کو صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح محبتِ رسول ﷺ کی ہدایت عطا فرما۔
اے اللہ ! مجھے نبیوں اور ولیوں کے راستے پر چلا۔

انعام والے کون ہیں؟ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ (النساء:٦٩)

اللہ نے انعام کیا وہ انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ہیں۔

حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا، (دوران نماز) نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلایا، میں حاضر نہ ہوا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ’’ اِسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ (الانفال:۲۴) اللہ اور رسول کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو جاؤ‘‘۔ پھر فرمایا: سنو! میں تم کو قرآن کی سب سے عظیم سورت کی تعلیم دوں گا آپ نے فرمایا: ’’الحمد للہ رب العلمین‘‘ یہ سبع مثانی ہے اور وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی سب سے عظیم سورت فاتحہ ہے، اور یہ کہ رسول ﷺ اگر نماز کے دوران بلائیں، تب بھی آنا واجب ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

اب اور کوئی سورۃ پڑھیں۔ مثلاً

سورۃ الاخلاص

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ	هُوَ	اللّٰهُ	اَحَدٌ ۝١	اَللّٰهُ	الصَّمَدُ ۝٢
کہیئے	وہ	اللہ	ایک	اللہ	بے نیاز
کہیئے وہ اللہ ایک ہے ۝١ اللہ بے نیاز ہے ۝٢					

لَمۡ	يَلِدۡ	وَ	لَمۡ	يُوۡلَدۡ ۝٣
نہ	اُس نے جنا	اور	نہ	وہ جنا گیا
نہ اس کی کوئی اولاد ہوئی ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے ۝٣				

وَ	لَمۡ	يَكُنۡ	لَّهٗ	كُفُوًا	اَحَدٌ ۝٤
اور	نہ	ہے	اُس کے	برابر	کوئی
اور کوئی اس کے برابر نہیں ہے ۝٤					

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے بے نیاز ! میں تیرا محتاج ہوں۔ مجھے ہر محتاجی سے بچا۔ مجھے ہر ہر لمحہ تیری ضرورت ہے۔

اے میرے مالک ! مجھے ہر کُفر، شرک اور مُنافقت سے محفوظ رکھ۔ میرے ایمان کی حفاظت فرما۔

رکوع

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے پکڑ لے اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر برابر ہوجائیں اور کم سے کم تین بار کہے۔

تسبیحِ رکوع

سُبۡحَانَ	رَبِّیَ	الۡعَظِیۡمِ
پاک (ہے)	میرا رب	عظمت والا

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے میرے عظمت والے رب ! مجھے معاف کر دے۔ میرے تمام گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل فرمادے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ

جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہوں کو لایا جاتا ہے اور اس کے سر پر اور دونوں کاندھوں پر رکھ دیا جاتا ہے پس جب وہ رکوع کرتا ہے یا سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ اس سے گر جاتے ہیں (سنن کبری، صحیح ابن حبّان)

اس لیے اس امید کے ساتھ رکوع کرنا چاہیئے کہ میرے سارے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔

اگر جماعت ہو تو پھر رکوع سے اٹھتے ہوئے صرف امام تسمیع کہے۔

تسمیع

حَمِدَهٗ	لِمَنْ	اللّٰهُ	سَمِعَ
اُس (اللہ) کی تعریف کی	(اُس کے) لیے جس نے	اللہ نے	سن لی
اللہ نے اس کی سُن لی جس نے اللہ کی تعریف کی۔			

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اس امید اور کامل یقین کے ساتھ خوشی خوشی تسمیع کہتے ہوئے سر اُٹھائیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تعریف کی اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوا اور اُس نے سُن لیا میری دعاؤں کو اور میری التجاؤں کو قبول کیا۔

تنہا نماز پڑھنے والا رکوع سے اٹھتے ہوئے تسمیع اور تحمید دونوں کہے

اگر جماعت سے پڑھ رہا ہو تو مقتدی کہے۔

تحمید

الْحَمْدُ	لَكَ	رَبَّنَا
تمام تعریفیں (ہیں)	تیرے (ہی) لیے	اے ہمارے رب

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔۔

اے ہماری دعاؤں کو قبول کرنے والے پروردگار! تیرا کرم ہے کہ تو نے میری دعاؤں کو سُنا۔

قومہ

پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے۔

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔۔

ایک شرمندہ مجرم کی طرح بارگاہ رب العزت میں کھڑا ہو۔ اور کامل عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے اپنا ماتھا اس کی بارگاہ میں ٹیک دے۔

سجدہ

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر ناک اور پھر پیشانی خوب جمائے اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے اور مرد بازوؤں کو کروٹوں سے پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھے اور کہنیاں زمین سے اُٹھی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو زمین پر جمے ہوئے ہوں اور کم سے کم تین بار پڑھے۔

تسبیحِ سُجود

سُبۡحَانَ	رَبِّیَ	الۡاَعۡلٰی
پاک (ہے)	میرا رب	بہت بلند

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

ہر ہر تسبیح پر دل ہی دل میں کہے

اے پاک ذات ! تو سب سے بلند و بالا ہے میں سب سے حقیر ہوں۔

اے اللہ ! میرے دل کو اپنی محبت سے سرشار کردے۔

اے میرے رب ! میرے دل کو اپنے نبی ﷺ کی محبت کے لیے چُن لے۔

اسی حالت میں جو جو دل میں ہے مانگنا چاہیئے۔

سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب کے قریب ہوتا ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا : "اور سجدہ کرکے قرب حاصل کرو" (العلق : ۱۹)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

بندہ سب سے زیادہ اپنے رب سے سجدہ کی حالت میں قریب ہوتا ہے پس تم اللہ سے کثرت سے دعا کرو۔ (صحیح مسلم)

جلسہ : پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے اس طرح اُٹھے کہ پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں اور بایاں قدم بچھا کر اس طرح دوزانوں بیٹھے کہ داہنا قدم کھڑا کر کے رکھے اور اس کی انگلیاں قبلہ رو ہوں اور ہاتھ رانوں پر رکھے کہ ان کی انگلیاں بھی قبلہ رو ہوں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا۔

دوسرا سجدہ : اسی طرح دوسرا سجدہ کرے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

قیام تسمیہ ' فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر اسی طرح رکوع و سجود کرے لیکن امام کے پیچھے مقتدی بسم اللہ ' فاتحہ اور سورت نہیں پڑھے گا وہ خاموش کھڑا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الاعراف ۲۰۴)

" اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنا کرو
اور خاموش رہا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے "

قعدہ

دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا۔

تَشَہُّد

اَلتَّحِیَّاتُ	لِلّٰہِ	وَ	الصَّلَوٰتُ	وَ	الطَّیِّبٰتُ
تمام قولی عبادتیں	اللہ کے لیے	اور	تمام فعلی عبادتیں	اور	تمام مالی عبادتیں
تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔					

اَلسَّلَامُ	عَلَیْكَ	اَیُّھَا	النَّبِیُّ	وَ	رَحْمَۃُ	اللّٰہِ	وَ	بَرَکَاتُہٗ
سلام	آپ پر	اے	نبی	اور	رحمت	اللہ کی	اور	اس کی برکتیں
سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں								

اَلسَّلَامُ	عَلَیْنَا	وَ	عَلٰی	عِبَادِ اللّٰہِ	الصّٰلِحِیْنَ
سلام	ہم پر	اور	پر	اللہ کے بندوں	نیکوں
سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر					

اَشْھَدُ	اَنْ	لَّآ	اِلٰہَ	اِلَّا	اللّٰہُ
میں گواہی دیتا ہوں	کہ	نہیں	معبود	سوائے	اللہ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں					

وَ	اَشْھَدُ	اَنَّ	مُحَمَّدًا	عَبْدُہٗ	وَ	رَسُوْلُہٗ
اور	میں گواہی دیتا ہوں	کہ	حضرت محمد ﷺ	اُس کے بندے	اور	اُس کے رسُول ہیں۔
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسُول ہیں۔						

اے اللہ! تو ہی میرا معبود ہے تیرے ہی لیے میری تمام قولی، بدنی، مالی عبادتیں ہیں۔ تو ان کو قبول فرما۔

اب اپنے دل میں رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی کو حاضر سمجھ کر کہیئے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ

"اے نبی ﷺ آپ پر سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔"

ہمیں پختہ یقین ہونا چاہیئے کہ یہ سلام آپ تک پہنچتا ہے اور آپ اس سے زیادہ اچھا اور کامل جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

کتنا خوش قسمت ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ کے محبوب رسولوں کے سردار ﷺ دعا فرمائیں وعلیکم السلام "تم پر سلامتی، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔" پھر "اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ" سے

اب دل ہی دل میں اپنے اوپر اور جتنے اولیاء صالحین رحمهم اللہ المبین ہیں۔ سب پر سلام بھیجیں۔ تاکہ ان سب کا شکریہ بھی ادا کیا جاسکے جن کی کوششوں اور محنتوں سے ہم تک یہ پیارا دین پہنچا ہے اور اس بات کی امید رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نیک بندوں کی تعداد کے مطابق ہم پر سلام و رحمت فرمائے گا۔ (احیاء العلوم: امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ، عوارف المعارف: شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ)

اب سچے دل سے کلمہ شہادت پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے کیے گئے وعدے کی تجدید کریں۔

جب تشہد میں کلمہ "لاَ" پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ "لاَ" پر شہادت کی انگلی اٹھائے اور " اِلَّا " پر گرادے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے۔

اگر دو رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد درود شریف پڑھیں۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ	صَلِّ	عَلٰی	مُحَمَّدٍ	وَّ	عَلٰٓی	اٰلِ	مُحَمَّدٍ
اے اللہ	تو درود بھیج	پر	حضرت محمد ﷺ	اور	پر	آل	حضرت محمد ﷺ
اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج۔							

کَمَا	صَلَّیْتَ	عَلٰٓی	اِبْرٰھِیْمَ	وَ	عَلٰٓی	اٰلِ	اِبْرٰھِیْمَ
جس طرح	تو نے درود بھیجا	پر	حضرت ابراہیم	اور	پر	آل	حضرت ابراہیم
جس طرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر۔							

اِنَّکَ	حَمِیْدٌ	مَّجِیْدٌ
بے شک تو	تعریف کیا گیا	بزرگ
بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔		

مُحَمَّدٍ	اٰلِ	عَلٰٓى	وَّ	مُحَمَّدٍ	عَلٰى	بَارِكْ	اَللّٰھُمَّ
حضرت محمد ﷺ	آل	پر	اور	حضرت محمد ﷺ	پر	برکت دے	اے اللہ
اے اللہ برکت دے حضرت محمد ﷺ کو اور حضرت محمد ﷺ کی آل کو							

اِبْرٰھِیْمَ	اٰلِ	عَلٰٓى	وَ	اِبْرٰھِیْمَ	عَلٰٓى	بَارَكْتَ	كَمَا
حضرت ابراھیم	آل	پر	اور	حضرت ابراھیم	پر	تونے برکت بھیجی	جس طرح
جس طرح تونے برکت دی حضرت ابراھیم کو اور حضرت ابراھیم کی آل کو							

مَّجِیْدٌ	حَمِیْدٌ	اِنَّكَ
بزرگ	تعریف کیا گیا	بے شک تو
بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔		

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

خلوص اور محبت سے درود شریف پڑھتے ہوئے پیارے آقا ﷺ کے امت پر احسانات کو یاد کریں اور مصطفٰی جان رحمت ﷺ کی پُرخلوص دعاؤں کو یاد کریں جو آپ ﷺ اپنی امت کے لیے بارگاہ رب العزت میں رورو کر کیا کرتے۔ اور اس عظیم ہستی کا شکریہ ادا کریں جن کے وسیلے سے ہمارا رابطہ اللہ تعالیٰ سے نماز کی صورت میں قائم ہوا۔

اب دُعا پڑھیں۔

مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ	وَ	الصَّلٰوۃِ	مُقِیۡمَ	اجۡعَلۡنِیۡ	رَبِّ
میری اولاد کو بھی	اور	نماز کا	پابند	مجھے بنادے	اے میرے رب
اے میرے رب مجھے نماز کا پابند بنادے اور میری اولاد کو بھی					

دُعَآءِ	تَقَبَّلۡ	وَ	رَبَّنَا
ہماری دعا	قبول فرما	اور	اے ہمارے رب
اے ہمارے رب ہماری دعا قبول فرما۔			

لِوَالِدَیَّ	وَ	اغۡفِرۡلِیۡ	رَبَّنَا
میرے ماں باپ کے لیے	اور	بخشش کر میرے لیے	اے ہمارے رب
اے ہمارے رب بخش دے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو			

الۡحِسَابُ	یَقُوۡمُ	یَوۡمَ	لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ	وَ
حساب	قائم ہوگا	اس دن	مسلمانوں کے لیے	اور
سارے مسلمانوں کو اس دن جبکہ عملوں کا حساب ہونے والا ہے				

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

دعا کے معنی دل میں حاضر کر کے، عاجزی، انکساری اور ندامت کے آنسوؤں کے ساتھ دعا کی جائے۔

سلام پھیر دے

اَللّٰهِ	وَرَحْمَةُ	وَ	عَلَيْكُمْ	اَلسَّلَامُ
اللہ کی	رحمت	اور	تم پر	سلامتی ہو

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔۔

سیدھی طرف کے سلام میں سیدھی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے کہ میں ان کو سلام کہہ رہا ہوں اور اُلٹی طرف کے سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی نیت بھی کرے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اسکی تسبیح کریں۔ پھر نماز کی کوتاہی پر اپنے دل میں خوف اور حیاء محسوس کریں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے نماز پڑھی ۔۔۔ بادشاہ کے دربار میں بغیر توجہ اور سکون کے کھڑا ہونا جرم ہوتا ہے بلکہ ہم سے نماز میں جو کمی رہ گئی ہوئی اس کی معافی مانگنی چاہیئے۔

اور اگر چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہوں تو صرف بسم اللہ اور سورۃ الفاتحہ پڑھ کر قاعدہ کے مطابق رکوع و سجود کرے اور اگر سنّت و نفل

ہوں تو بسم اللہ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ بھی پڑھے لیکن امام کے پیچھے مقتدی خاموش کھڑا رہے گا۔ پھر چار رکعتیں پوری کر کے بیٹھ جائے اور تشہد' درود شریف اور دُعا پڑھے اور سلام پھیر دے۔

عورتوں کی نماز کا فرق

یہ نماز پڑھنے کا طریقہ مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے چند باتوں میں فرق ہے۔ عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائے گی اور کپڑے سے باہر نہ نکالے گی قیام میں سینے پر ہاتھ باندھے گی اور ہتھیلی پر ہتھیلی رکھے گی۔ رکوع میں کم جھکے گی اور گھٹنوں کو جھکائے گی اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گی مگر ان کو پکڑے گی نہیں اور انگلیاں کشادہ نہ رکھے گی۔ رکوع و سجود سمٹ کر کرے گی سجدہ میں پیٹ ران سے ران پنڈلی سے ملائے گی اور ہاتھ زمین پر بچھادے گی۔ التحیات میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں داھنی طرف یا بائیں طرف نکال کر سُرین پر بیٹھے گی اور انگلیاں ملا کر رکھے گی باقی سب کچھ اُسی طرح کرے گی۔

نمازِ وتر

وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ دو رکعت پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے تیسری رکعت میں تسمیہ، سورۃ الفاتحہ پھر کوئی ایک سورۃ پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے۔

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ	اِنَّا	نَسْتَعِيْنُكَ	وَ	نَسْتَغْفِرُكَ
اے اللہ	بیشک ہم	ہم مدد چاہتے ہیں تجھ سے	اور	ہم بخشش مانگتے ہیں تجھ سے
اے اللہ تجھ سے ہم مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے ہم بخشش مانگتے ہیں				

وَ	نُؤْمِنُ بِكَ	وَ	نَتَوَكَّلُ	عَلَيْكَ
اور	ہم ایمان لاتے ہیں تجھ پر	اور	ہم بھروسہ کرتے ہیں	تجھ پر
اور تجھ پر ہم ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر ہم بھروسہ کرتے ہیں				

وَ	نُثْنِيْ	عَلَيْكَ الْخَيْرَ	وَ	نَشْكُرُكَ
اور	ہم تعریف کرتے ہیں	تیری بہت اچھی	اور	ہم شکر کرتے ہیں تیرا
اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں				

وَ	لَا نَكْفُرُكَ	وَ	نَخْلَعُ	وَ	نَتْرُكُ
اور	نہیں کرتے ہم ناشکری تیری	اور	ہم الگ کرتے ہیں	اور	ہم چھوڑتے ہیں
اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم الگ کرتے ہیں اور ہم چھوڑتے ہیں					

مَنْ يَّفْجُرُكَ	اَللّٰهُمَّ	اِيَّاكَ	نَعْبُدُ
جو نافرمانی کرے تیری	اے اللہ	صرف تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں
اس شخص کو جو نافرمانی کرے تیری اے اللہ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں			

وَ	لَكَ	نُصَلِّيْ	وَ	نَسْجُدُ
اور	تیرے ہی لیے	ہم نماز پڑھتے	اور	ہم سجدہ کرتے ہیں
اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں				

وَ	اِلَیْكَ	نَسْعٰی	وَ	نَحْفِدُ	وَ
اور	تیری ہی طرف	ہم دوڑتے ہیں	اور	ہم خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں	اور
اور ہم تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور					

نَرْجُوْا	رَحْمَتَكَ	وَ	نَخْشٰی	عَذَابَكَ
ہم اُمید کرتے ہیں	تیری رحمت کے	اور	ہم ڈرتے ہیں	تیرے عذاب سے
تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں				

اِنَّ	عَذَابَكَ	بِالْكُفَّارِ	مُلْحِقٌ
بے شک	تیرا عذاب	کافروں کو	ملنے والا ہے
بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے			

ذرا سوچیئے !

ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اے اللہ! ہر اس شخص سے ہم الگ ہوتے ہیں اور اپنا رشتہ ناطہ توڑتے ہیں جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے اللہ رسول کے دشمنوں کو دل میں جگہ دے رکھی ہے۔

اور ان کی رضا اور ناراضگی ہمیں دین سے روک رہی ہیں۔

اس سورت میں معاشرے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لیے، فخر اور اپنا اسٹیٹس (STATUS) بنانے کی فکر میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت سے غافل ہو جانے کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مال و اسباب میں مقابلہ کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ دنیا کے اسباب کی تقسیم تو اللہ تعالیٰ نے کر دی ہے۔ لیکن آخرت کے سامان کو انسان اپنے اچھے اعمال سے حاصل کرنے کی کوشش کرنے کا مکلّف بنایا گیا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے آخرت کی نعمتوں اور اس کی رحمت کے حصول میں مقابلہ کا حکم دیا ہے۔

وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ (المطففین: ۲٦)

اور اسی (جنت) پر چاہیے کہ مقابلہ کریں مقابلہ کرنے والے

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ (الحدید: ۲۱)

(اے بندو!) آگے بڑھ کر دوڑو! اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے سامنے سورۃ التکاثر پڑھ رہا ہوں، جو اس کو سن کر رویا، اس کے لیے جنت ہے، آپ ﷺ نے وہ سورت پڑھی، اس کو سن کر بعض لوگ روئے، جو لوگ نہیں رو رہے تھے، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے بہت کوشش کی لیکن ہم رونے پر قادر نہ ہو سکے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے سامنے دوبارہ پڑھتا ہوں، پس جو رویا اس کے لیے جنّت ہے،

جو رونے پر قادر نہ ہو وہ کوشش کر کے روئے۔ (الدر المنثور)

نبی ﷺ سورت التکاثر کی تلاوت فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ابنِ آدم کہتا ہے: میرا مال میرا مال، اے ابنِ آدم! تیرا مال تو صرف وہی ہے جس کو تو نے کھا لیا اور جس کو فنا کر دیا، یا تو نے جس کو پہن لیا پھر اس کو بوسیدہ کر دیا، یا تو نے اس کا صدقہ کر دیا۔ (مسلم شریف)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم قبروں کی زیارت کیا کرو، کیوں کہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

حدیث: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر کے پاس سے گزرتا ہے جس کو وہ دنیا میں پہچانتا تھا اور اس کو سلام کرتا ہے تو وہ اس کو پہچان کر اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ (عمدۃ القاری)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ابنِ آدم دو قدم بھی نہیں چل سکے گا حتٰی کہ اُس سے پانچ چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا:

۱۔ اس نے اپنی عمر کن کاموں میں خرچ کی؟

۲۔ اس نے اپنی جوانی کو کن کاموں میں گنوایا؟

۳۔ اس نے اپنا مال کہاں سے حاصل کیا؟

۴۔ اس نے اپنا مال کن کاموں میں خرچ کیا؟

۵۔ اس نے اپنے علم کے موافق کتنا عمل کیا؟ (سنن ترمذی)

انسان سے ہر ہر نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔خاص کر اس حدیث کے پانچ سوالات کو یاد کر لینا چاہیئے اور اپنی زندگی کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے۔

سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلۡهٰىكُمُ	التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾
تمھیں غافل رکھا	کثرت کی خواہش (نے)
تمھیں (آخرت سے) غافل رکھا کثرتِ (مال) کی خواہش نے ①	

حَتّٰى	زُرۡتُمُ	الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾
یہاں تک کہ	دیکھ لی تم نے	قبریں
یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا ②		

كَلَّا	سَوۡفَ	تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾
ہاں ہاں !	عنقریب	تم جان لو گے
ہاں ہاں ! (مال و دولت تمہارے کام نہیں آئیں گے) تم عنقریب (اس حقیقت کو) جان لو گے ③		

ثُمَّ	كَلَّا	سَوۡفَ	تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾
پھر	ہاں ہاں !	عنقریب	تم جان لو گے
پھر (آگاہ کیا جاتا ہے) ہاں ہاں ! عنقریب تمہیں (اپنا انجام) معلوم ہو جائے گا ④			

كَلَّا	لَوْ	تَعْلَمُوْنَ	عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝٥
ہاں ہاں !	اگر (کاش)	تم جانتے	یقینی علم

ہاں ہاں ! کاش تم (اپنی غفلت کے انجام کو) یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال کی محبت نہ رکھتے) ۝٥

لَتَرَوُنَّ	الْجَحِيْمَ ۝٦
ضرور بالضرور تم دیکھو گے	جہنم کو

ضرور بالضرور تم جہنم کو دیکھو گے ۝٦

ثُمَّ	لَتَرَوُنَّهَا	عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝٧
پھر	تم ضرور دیکھو گے اسے	یقین کی آنکھ (سے)

پھر تم اسے ضرور یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے ۝٧

ثُمَّ	لَتُسْـَٔلُنَّ	يَوْمَئِذٍ	عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨
پھر	تم سے ضرور پوچھا جائے گا	اس دن	نعمتوں کے بارے میں

پھر اس دن تم سے (اللہ کی) نعمتوں کے بارے میں ضرور بالضرور پوچھا جائے گا
(کہ تم نے انہیں کہاں کہاں اور کیسے کیسے خرچ کیا تھا) ۝٨

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔۔

اے اللہ! دنیا کی محبت دل سے نکال کر اپنی محبت عطا فرما۔

اے اللہ! عذابِ قبر سے بچا۔

اے اللہ! ہمارے ایمان کو مضبوط کر دے۔ ہمیں حق الیقین عطا فرما۔

اے اللہ! ہم سب کو بے حساب بخش دے۔

تعارف سورۃ العصر

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو کامیاب زندگی کے چار اصول بتا دیئے ہیں۔

۱۔ ایمان ۲۔ نیک اعمال ۳۔ ایک دوسرے کو نیکی کی دعوت ۴۔ ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرنا (جو مشکل نیکی کی دعوت میں پیش آئے اُس پر یا گناہ کی خواہش سے روکنے پر یا عبادت کی مشقت پر)

سُوْرَۃُ الْعَصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَفِيْ خُسْرٍ ۲	الْاِنْسَانَ	اِنَّ	وَالْعَصْرِ ۱
ضرور خسارے میں	انسان	بے شک	زمانہ کی قسم

زمانہ کی قسم ہے ۱ بے شک انسان خسارے میں ہے (کہ وہ اپنی عمر ضائع کر رہا ہے) ۲

الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوْا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	اِلَّا
نیک	انہوں نے عمل کئے	اور	وہ ایمان لائے	جو لوگ	سوائے

سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے

بِالْحَقِّ	تَوَاصَوْا	وَ
حق کی	انہوں نے باہم وصیت کی	اور

اور (معاشرے میں) ایک دوسرے کو حق کی وصیت (تلقین) کرتے رہے

وَ	تَوَاصَوۡا	بِالصَّبۡرِ ۝٣
اور	انہوں نے باہم وصیت کی	صبر کی
اور (تبلیغ کے نتیجے میں مشکلات پر) باہم صبر کی وصیت (تاکید) کرتے رہے ۝٣		

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔۔

اے اللہ ! دنیا و آخرت کے نقصان سے بچا۔

اے اللہ ! میرے ایمان کی حفاظت فرما۔

اے اللہ ! نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ ! نیکی کی دعوت دینے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ ! دین کی خدمت میں مشکلات پر صبر کرنے کی توفیق دے۔

تعارف سورۃ الھمزۃ

اس سے پہلے کی سورۃ العصر میں یہ بتایا تھا کہ مؤمنین صالحین کے سوا ہر انسان خسارہ اور نقصان میں ہے اور اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص لوگوں کو طعنے دیتا ہے اوران کے عیوب تلاش کرتا ہے، وہ آخرت میں سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ان لوگوں کی خبر نہ دوں جو تم میں سب سے اچھے ہیں؟ مسلمانوں نے کہا: کیوں نہیں، یارسول اللہ ﷺ !، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کی یاد آجائے، پھر فرمایا: کیا میں

تم ان لوگوں کی خبر نہ دوں جو تم میں سب سے برے ہیں؟ وہ لوگ چغلی کھاتے ہیں اور دوستوں کے درمیان پھوٹ اور فساد ڈالتے ہیں اور جو لوگ عیب سے بری ہوں، ان میں عیب نکالتے ہیں۔

اگلی آیات میں جو مال کو گن گن کر رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو حطمۃ آگ میں ڈالے گا حطمۃ دوزخ کے ایک درجہ کا نام ہے۔ حطمۃ کا مطلب ہے ریزہ ریزہ، چورا چورا، کر دینا کسی چیز کو توڑنا اور کوٹنا۔ چونکہ مال کی محبت دل میں بسائی تھی اس لیے یہ دلوں پر بھی چڑھ جائے گی اور مجرموں کو اس آگ کے لمبے لمبے ستونوں میں بند کر کے تالے لگا دیئے جائیں گے۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ	لِّكُلِّ	هُمَزَةٍ	لُّمَزَةِ ۙ ①
ہلاکت ہے	ہر (اس) کے لیے	طعنہ دینے والا	عیب جوئی کرنے والا
ہر اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو (روبرو) طعنہ زنی کرنے والا ہے (اور پسِ پشت) عیب جوئی کرنے والا ہے ①			

الَّذِيْ	جَمَعَ	مَالًا	وَّ	عَدَّدَهٗ ۙ ②
جس نے	جمع کیا	مال	اور	اسے گن گن کر رکھا
جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا ②				

يَحْسَبُ	اَنَّ	مَالَهٗ	اَخْلَدَهٗ ۳
وہ یہ گمان کرتا ہے	بے شک	اس کا مال	اسے ہمیشہ رکھے گا'
(کیا) وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا ۳			

كَلَّا	لَيُنْۢبَذَنَّ	فِي الْحُطَمَةِ ۴
ہرگز نہیں !	وہ ضرور بالضرور پھینکا جائے گا	چورا چورا کر دینے والی میں
ہرگز نہیں ! وہ ضرور حطمہ یعنی چورا چورا کر دینے والی میں پھینک دیا جائے گا ۴		

وَ	مَآ	اَدْرٰىكَ	مَا	الْحُطَمَةُ ۵
اور	کیا	تم سمجھے	کیا	چورا چورا کر دینے والی
اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ چورا چورا کر دینے والی کیا ہے ۵				

نَارُ اللّٰهِ	الْمُوْقَدَةُ ۶
اللہ کی آگ	بھڑکائی ہوئی
(یہ) اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے ۶	

الَّتِيْ	تَطَّلِعُ	عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۷
جو	چڑھ جائے گی	دلوں پر
جو دلوں پر (اپنی اذیت کے ساتھ) چڑھ جائے گی ۷		

اِنَّهَا	عَلَيْهِمْ	مُّؤْصَدَةٌ ۸
بیشک وہ	ان پر	بند کی ہوئی
بیشک وہ (آگ) ان لوگوں پر ہر طرف سے بند کر دی جائے گی ۸		

فِيْ	عَمَدٍ	مُّمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾
میں	ستون	لمبے لمبے

(بھڑکتے شعلوں کے) لمبے لمبے ستونوں میں
(اور ان لوگوں کے لئے کوئی راہِ فرار نہ رہے گی) ﴿٩﴾

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔۔

اے اللہ! ہمیں زبان کی تمام برائیوں سے بچا۔

اے اللہ! ہمارے دل سے مال کی محبت نکال دے۔

اے اللہ! اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی محبت ہمارے دلوں میں راسخ کر دے۔

اے اللہ! جہنم کی آگ سے بچالے۔

تعارف سورۃ الفیل

حضور اکرم نورِ مجسم ﷺ کی ولادت سے ۵۰ سے ۵۵ دن قبل یہ واقعہ پیش آیا جب حبشہ کے بادشاہ کی طرف سے ابرھہ کو یمن کا گورنر مقرر کیا گیا تھا' اس نے صنعاء نامی شہر میں ایک گرجا بنایا تھا' اس نے شاہِ حبشہ کو خط لکھا: میں نے آپ کیلئے ایک بہترین گرجا تعمیر کیا' میری خواہش ہے کہ آئندہ عرب کے لوگ کعبہ کو چھوڑ کر اس گرجا میں حج اور طواف کیا کریں' وہ ہاتھیوں کی ایک فوج کے ساتھ کعبہ پر حملہ کرنے کے ارادہ سے روانہ ہوا' وہ مکہ مکرمہ سے دو میل کے فاصلہ پر ٹھہرا' اس نے اپنے ایک سردار کو حکم دیا کہ مکہ کے لوگوں سے چھیڑ چھاڑ کرے' سو وہ

سردارِ قریش کے اونٹ اور دوسرے مویشی چھین کر لے آیا' جن میں دوسو اونٹ حضرت عبدالمطلب کے بھی تھے' اسکے بعد ابرھہ نے کسی کو بھیج کر انہیں بلوایا' ابرھہ نے حضرت عبدالمطلب کی بہت عزّت کی ابرھہ نے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ حضرت عبدالمطلب نے کہا: تم میرے اونٹ واپس کردو' ابرھہ نے تعجب سے کہا: تمہیں اونٹوں کی فکر ہے اور خانہ کعبہ کی کوئی فکر نہیں' جس کو میں گرانے آیا ہوں' حضرت عبدالمطلب نے ایمان سے بھرپور لہجے میں کہا: میں اونٹوں کا مالک ہوں' اس لئے اپنے اونٹ لینے آیا ہوں' اس گھر کا بھی ایک مالک ہے۔ وہ اللہ ہے۔ وہ اپنے گھر کو ضرور بچائیگا' اس گفتگو کے بعد حضرت عبدالمطلب اپنے اونٹ لے کر مکہ میں لوٹ آئے اور قریش سے کہا کہ تم لوگ شہر مکہ سے نکل جاؤ اور پہاڑوں کے دروں میں پناہ لے لو' اور خود خانہ کعبہ میں گئے اور وہاں یہ دعا کی: اے اللہ ہر شخص اپنا گھر بچاتا ہے تو بھی اپنا گھر بچا۔ حضرت عبدالمطلب کو اس دعا کی قبولیت کا یقین تھا۔ اس کے بعد اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہاڑوں کے درے میں پناہ گزین ہو گئے' دوسری صبح کو ابرھہ کعبہ کو گرانے کے لئے اپنی فوج اور ہاتھیوں کو لے کر روانہ ہوا' جب اسے نے ہاتھی کا منہ مکہ کی طرف کیا تو وہ بیٹھ گیا اور بہت کوشش کے باوجود نہ اٹھا' پھر اس نے ہاتھی کا منہ دوسری طرف کیا تو وہ تیز بھاگنے لگا' پھر جب وہ اس کا منہ مکہ کی طرف کرتا تو وہ بیٹھ جاتا اور دوسری طرف اس کا منہ کرتا تو وہ چل پڑتا' اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ نے سمندر کی طرف سے پرندوں کے غول کے غول بھیجے' ان کی

چونچ اور پنجوں میں کنکریاں تھیں، انہوں نے وہ کنکریاں برسانی شروع کردیں، جس شخص پر وہ کنکریاں گرتیں، وہ ہلاک ہوجاتا، ہر کنکری پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے دشمن سے اپنا گھر بچالیا۔ (تفسیر کبیر)

سُوۡرَةُ الۡفِيۡلِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ؑ	رَبُّكَ	فَعَلَ	كَيۡفَ	اَلَمۡ تَرَ
ہاتھی والوں (کے) ساتھ	تمہارے رب	کیا	کیسا	کیا نہیں دیکھا آپ نے

(اے نبی ﷺ) کیا آپ نے نہیں دیکھا آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا (سلوک) کیا؟ ①

تَضۡلِيۡلٍ ۙ ②	فِىۡ	كَيۡدَهُمۡ	اَلَمۡ يَجۡعَلۡ
باطل	میں	اُن کے داؤ	کیا نہیں کر دیا اُس نے

کیا اُس (اللہ) نے اُن (ہاتھی والوں) کے داؤ کو باطل نہیں کر دیا؟ ②

اَبَابِيۡلَ ۙ ③	طَيۡرًا	عَلَيۡهِمۡ	اَرۡسَلَ	وَّ
جھنڈ کے جھنڈ	پرندے	اُن پر	بھیجے	اور

اور اس (اللہ) نے اُن پر (ہر سمت سے) پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیجے ③

تَرۡمِيۡهِمۡ	بِحِجَارَةٍ	مِّنۡ	سِجِّيۡلٍ ۝۴
مارتے تھے اُنہیں	پتھر کے ساتھ	سے	کنکریاں
جو انہیں کنکریلے پتھر مارتے تھے ۝۴			

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔۔

اے اللہ ! ہمیں اپنے عذاب سے محفوظ رکھ۔

اے اللہ ! دشمنانِ اسلام کی چالوں کو ناکام کردے۔

اے اللہ ! مسلمانوں کی مدد فرما۔

اے اللہ ! شیطانی قوتوں کو تباہ کردے اسلام کا بول بالا کردے۔

تعارف سورۃ القریش

سورۃ القریش اورسورۃ الفیل ان دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ کو اپنی نعمتیں یاد دلائی ہیں، سورۃ الفیل میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دشمن کو ہلاک کردیا، جو بیت اللہ کو گرانے کے لئے آیا تھا، جس کی وجہ سے پوری عرب دنیا میں ان کی عزت اور انکا وقار تھا، اوراس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی ایک نعمت یاد دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں تجارت کرنے کی رغبت پیدا کی اور موسمِ سرما اور موسمِ گرما میں ان کو دوسرے شہروں میں تجارت کے لئے سفر کرنے پر تیار کیا، جس کی وجہ سے وہ خوش حال ہوگئے، گرمیوں میں وہ شام کی طرف سفر کرتے تھے اور

سردیوں میں وہ یمن کی طرف سفر کرتے تھے۔

سُوْرَةُ الْقُرَيْشِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِاِيْلٰفِ	قُرَيْشٍ ①
رغبت دلانے کے لیے	قریش (کو)
قریش کو رغبت دلانے کے لیے ①	

اٖلٰفِهِمْ	رِحْلَةَ	الشِّتَآءِ	وَ	الصَّيْفِ ②
انہیں مانوس کیا	سفر	سردی	اور	گرمی
انہیں سردی اور گرمی کے (تجارتی) سفر سے مانوس کیا ②				

فَلْيَعْبُدُوْا	رَبَّ	هٰذَا	الْبَيْتِ ③
پس چاہیئے وہ عبادت کریں	رب (کی)	اس	گھر (کے)
پس (انہیں) چاہیئے وہ اس گھر (خانہ کعبہ) کے رب کی عبادت کریں ③			

الَّذِيْٓ	اَطْعَمَهُمْ	مِّنْ	جُوْعٍ
جس (نے)	انہیں کھلایا	سے	بھوک
جس نے انہیں بھوک (یعنی فقر و فاقہ کے حالات) میں کھانا کھلایا (یعنی رزق فراہم کیا)			

وَّ	اٰمَنَهُمْ	مِّنْ	خَوْفٍ ④
اور	انہیں امن دیا	سے	خوف
اور (دشمنوں کے) خوف سے امن دیا (یعنی محفوظ زندگی دی) ④			

اے اللہ! ہمیں اپنے دین کی خدمت کی رغبت عطا فرما۔

اے اللہ! ہم پر رحمت کے راستے کھول دے۔

اے ربِّ کعبہ! عبادت کا ذوق وشوق دے۔

اے اللہ! ہمارے رزق میں برکت عطا فرما۔

اے اللہ! مسلمانوں کو امن وسکون عطا فرما۔

تعارف سورۃ الماعون

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کی مذمت فرمائی ہے وہ ہمیں یاد رکھنے چاہئیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی کسی بات کا انکار نہ ہم زبان سے کریں نہ ہمارے اعمال سے ظاہر ہو۔

یتیموں اور مسکینوں کی عزت، کفالت اور مدد خود بھی کریں اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیں۔

نماز سے غفلت یا نماز میں سستی اور کاہلی یا نماز میں بے دلی کا مظاہرہ نہ کریں۔

نہ لوگوں کو دکھانے کے لیے عبادت کریں نہ کسی کی دیکھنے کی وجہ سے عبادت چھوڑیں۔

اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا معاملہ رکھیں۔ ان کے گھر کچھ نہ کچھ تحفے یا

جو کچھ گھر میں پکے بھیجتے رہیں اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِالدِّيْنِ ①	يُكَذِّبُ	الَّذِيْ	اَرَءَيْتَ
دین کو	وہ جھٹلاتا ہے	جو	کیا آپ نے دیکھا

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟ ①

الْيَتِيْمَ ②	يَدُعُّ	الَّذِيْ	فَذٰلِكَ
یتیم (کو)	وہ دھکے دیتا ہے	جو	پس یہ ہی

پس یہ ہی (وہ شخص) ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ②

طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ③	عَلٰى	يَحُضُّ	لَا	وَ
مسکین (کو) کھانا کھلانے	پر	وہ ترغیب دیتا	نہیں	اور

اور وہ مسکین کو کھانا کھلانے پر (کسی کو) ترغیب نہیں دیتا ③

لِّلْمُصَلِّيْنَ ④	فَوَيْلٌ
نمازیوں کے لیے	پس ہلاکت

پس (افسوس) ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لیے ④

سَاهُوْنَ ⑤	صَلَاتِهِمْ	عَنْ	هُمْ	الَّذِيْنَ
غافل	ان کی اپنی نمازوں	سے	وہ	جو

وہ جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں ⑤

الَّذِيْنَ	هُمْ	يُرَآءُوْنَ ۝٦
جو	وہ	وہ ریاکاری کرتے ہیں
وہ جو (عبادت میں) ریاکاری کرتے ہیں ۝٦		

وَ	يَمْنَعُوْنَ	الْمَاعُوْنَ ۝٧
اور	وہ روکتے ہیں (نہیں دیتے)	عام ضرورت کی چیز
اور وہ عام ضرورت کی چیز (مانگنے سے بھی) نہیں دیتے ۝٧		

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ! میرا دل اپنے دین کی طرف پھیر دے۔

اے اللہ! میرے دل سے مال کی محبت نکال دے۔

اے اللہ! نمازوں میں دل لگا دے۔

اے اللہ! ریاکاری سے بچا۔

اے اللہ! میرے اخلاق اچھے کر دے۔

تعارف سورۃ الکوثر

سورہ الکوثر قرآن کی سب سے چھوٹی سورت ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: ''الکوثر'' جنت میں نہر ہے' اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں' اس میں موتی اور یاقوت جاری ہیں' اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے' اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔ (سنن ترمذی)

حوض کوثر کے متعلق یہ ایمان افروز حدیث ہے:

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو آپ نے شہداء اُحد پر نماز جنازہ پڑھی' پھر آپ منبر پر گئے' پس فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا' اور بے شک اللہ کی قسم! میں اپنے حوض کو ابھی بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے روئے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں اور بے شک اللہ کی قسم! مجھے تم سے یہ خوف نہیں ہے کہ میرے بعد تم شرک کرو گے، لیکن مجھے تم سے یہ خطرہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرو گے۔ (صحیح البخاری، سنن ابوداؤد، مسند احمد)

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کو جنت کی نہر کوثر کا مالک بنا دیا ہے۔

نہر کوثر کا پانی اس کو ملے گا' جسے پیارے نبی ﷺ چاہیں گے اور جو پیارے نبی ﷺ سے محبت کریں گے۔

جو ہمارے پیارے نبی ﷺ سے محبت کریں گے اور آپ ﷺ کا حکم مانیں گے' وہ جنت میں نہر کوثر سے پانی پئیں گے۔

سورہ کوثر کی آخری آیت میں ہے کہ

جو پیارے نبی ﷺ کے گستاخ اور دشمن ہیں اللہ تعالیٰ ان کو تباہ و برباد کردے گا۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ	اَعْطَيْنٰكَ	الْكَوْثَرَ ۝١
بے شک	ہم نے آپ ﷺ کو عطا کی	کوثر
بے شک ہم نے آپ ﷺ کو کوثر عطا کی ۝١		

فَصَلِّ	لِرَبِّكَ	وَ	انْحَرْ ۝٢
سو آپ نماز پڑھیں	اپنے رب کے لئے	اور	آپ قربانی دیں
سو آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں ۝٢			

اِنَّ	شَانِئَكَ	هُوَ	الْاَبْتَرُ ۝٣
بے شک	آپ ﷺ کا دشمن	وہ	بے نام و نشان ہو گا
بے شک آپ ﷺ کا دشمن ہی بے نام و نشان (تباہ و برباد) ہو گا ۝٣			

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔۔

اے اللہ! اپنے حبیب ﷺ کی نہر کوثر سے جام عطا فرما۔

اے اللہ! نہر کوثر کے جام اپنے حبیب ﷺ کے ہاتھوں سے نصیب فرما۔

اے اللہ! ہمیں نماز اور قربانی کی توفیق دے۔

اے اللہ! نبی کریم ﷺ کے گستاخوں سے بچا اور اُنھیں تباہ و برباد کردے۔

تعارف سورۃ الکافرون

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اعلان کرنے کا حکم دیا ہے کہ ہم مشرکین کے خود ساختہ بتوں کی عبادت نہیں کریں گے اور ہم ان کے باطل معبودوں سے بے زاری کا اظہار کریں۔ کافر چاہتے ہیں کہ ہم اپنا دین چھوڑ دیں اس سورت میں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم کافروں کو صاف صاف بتا دیں کہ ہم دین کے معاملے میں کبھی بھی ان سے سمجھوتا نہیں کریں گے۔

ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ ہم نماز میں تو یہ سورت بار بار پڑھتے ہیں اور صاف صاف کفر سے اپنی بیزاری کا دعوی کرتے ہیں لیکن افسوس کہ ہمارے گھروں میں فلموں کے ذریعے اندر پوجا پاٹ ہوتی رہتی ہے جسے ہمارے بچے بھی دیکھتے رہتے ہیں اور اس طرح ہندوانہ طور طریقے ، رسم و رواج اور بے حیائی ہمارے معاشرے میں سرایت کرتی جا رہی ہے جو ہمارے پاکیزہ دین سے بالکل متضاد ہے۔ کافر اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے جا رہے ہیں اور ہماری لاپرواہی کی وجہ سے ہم خود اپنے دین کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں ۔ ہر ایک غور کرے کہ کہیں میری غفلت کی وجہ سے دین اسلام کو نقصان تو نہیں پہنچ رہا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام پر زندہ رکھے اور ایمان پر شہادت کی موت دے۔ آمین

سُوْرَةُ الْكَافِرُوْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ	يٰۤاَيُّهَا	الْكٰفِرُوْنَ ①	لَاۤ اَعْبُدُ	مَا	تَعْبُدُوْنَ ②
کہہ دیجئے	اے	کافرو	میں عبادت نہیں کرتا	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

کہہ دیجئے اے کافرو① میں (ان بتوں کی) عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو②

وَ	لَاۤ	اَنْتُمْ	عٰبِدُوْنَ	مَاۤ	اَعْبُدُ ③
اور	نہ	تم	عبادت کرنے والے	جس کی	میں عبادت کرتا ہوں

اور نہ تم (اس کی) عبادت کرنے والے ہو، جس کی میں عبادت کرتا ہوں③

وَ	لَاۤ	اَنَا	عَابِدٌ	مَّا	عَبَدْتُّمْ ④
اور	نہ	میں	عبادت کرنے والا	جس کی	تم نے عبادت کی

اور نہ میں اس کی عبادت کرنے والا ہوں، جس کی تم نے عبادت کی④

وَ	لَاۤ	اَنْتُمْ	عٰبِدُوْنَ	مَاۤ	اَعْبُدُ ⑤
اور	نہ	تم	عبادت کرنے والے	جس کی	میں عبادت کرتا ہوں

اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں⑤

لَكُمْ	دِيْنُكُمْ	وَ	لِيَ	دِيْنِ ⑥
تمہارے لئے	تمہارا دین	اور	میرے لئے	میرا دین

تمہارا دین تمہارے لئے ہے اور میرا دین میرے لئے ہے⑥

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔۔

اے اللہ ! کفر اور شرک سے بچا۔

اے اللہ ! ہمارے ایمان کی حفاظت فرما۔

اے اللہ ! کفار کے شر سے بچا۔ ہماری مدد فرما۔

تعارف سورہ النصر

اس سورت میں یہ بشارت دی ہے کہ نبی ﷺ کو عنقریب بہت بڑی فتح اور بہت بڑی نصرت حاصل ہوگی، مکہ مکرمہ فتح ہو جائے گا اور اردگرد کے قبائل فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے۔ ہمیں جب کامیابی اور فتح حاصل ہو تو اللہ تعالیٰ کی ہی حمد کرنی چاہیئے اور اس پر اترانا نہیں چاہیئے اور اگر ناکامی اور شکست ہو تو استغفار کرنا چاہیئے کہ یقیناً ضرور ہماری ہی طرف سے کوئی کوتاہی ہوگی۔

سُوْرَةُ النَّصْر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا	جَآءَ	نَصْرُ اللّٰهِ	وَ	الْفَتْحُ ۙ①
جب	آئے	اللہ کی مدد	اور	فتح
جب اللہ کی مدد اور فتح آئے ①				

وَ	رَاَيۡتَ	النَّاسَ	يَدۡخُلُوۡنَ
اور	آپ دیکھو	لوگوں کو	وہ داخل ہوتے ہیں

اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں

فِيۡ دِيۡنِ	اللّٰهِ	اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾
دین میں	اللہ کے	فوج در فوج

جوق در جوق داخل ہوتے ہیں﴿۲﴾

فَسَبِّحۡ	بِحَمۡدِ	رَبِّكَ	وَ	اسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ
تو پاکی بیان کریں	حمد کے ساتھ	اپنے رب (کی)	اور	اس سے بخشش طلب کریں۔

تو اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی تسبیح کرو اور اس سے بخشش چاہو

اِنَّهٗ	كَانَ	تَوَّابًا ﴿۳﴾
بے شک وہ ہے	بہت	توبہ قبول کرنے والا

بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ﴿۳﴾

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ ! مسلمانوں کی مدد فرما۔

اے اللہ ! اسلام کے پیغام کو دنیا بھر میں عام کردے۔

اے اللہ ! ہمیں دین کی خدمت کا جذبہ عطا فرما۔

اے حمید ! اے سبحان ! اے غفار ! میری توبہ کو قبول فرما۔

تعارف سورہ اللھب

جب کسی شریف اور مہذب انسان کو کوئی گالی دے تو برداشت کر لیتا ہے لیکن اگر اس کے عزیز دوست یا محبوب کو کوئی شخص بُرا کہے تو پھر وہ ضبط نہیں کرتا اور ایک کی دس سناتا ہے۔اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے شدید محبت کا اظہار فرمایا ہے اس لیے کہ جب ابولھب نے نبی کریم ﷺ کے متعلق بُرے کلمات کہے تو خود اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا کہ ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ گئے وہ ہلاک ہو گیا۔اس کا بیٹا بھی ہلاک ہو گیا اور اس کی بیوی بھی دوزخ میں لکڑیوں کا گھٹا اٹھائے ہوئے جائے گی اور اس کے گلے میں رسی ہو گی۔

جنگ بدر کے بعد ابولہب سات دن زندہ رہا' حضرام الفضل نے خیمہ کی چوب اس کے سر پر مار کر اس کا سر پھاڑ دیا' اس کے بعد وہ عدسہ کی بیماری میں مبتلا ہوا' اس بیماری میں طاعون کی طرح گلٹی سی نکلتی ہے اور یہ ایک قسم کا پھوڑا ہوتا ہے' اسی بیماری میں وہ مر گیا' اس کے جسم سے سخت بدبو آ رہی تھی' تین دن تک اس کی لاش پڑی رہی' لوگ اس بیماری سے طاعون کی طرح بھاگتے تھے' حتیٰ کہ قریش کے ایک شخص نے اس کے بیٹوں سے کہا: تم کو حیاء نہیں آتی ' تمہارے گھر میں تمہارے باپ کی لاش سے بدبو پھیل رہی ہے اور تم اس کو دفن نہیں کرتے' انہوں نے کہا: ہم ڈرتے ہیں کہ اس کو ہاتھ لگانے سے کہیں ہمیں بھی یہ بیماری نہ لگ جائے' اس نے کہا: تم اسکو دفن کرو' میں بھی تمہاری مدد کروں گا' ابورافع نے کہا: پس اللہ کی قسم! انہوں

نے اس کو غسل نہیں دیا اور مکہ کی ایک بلند جگہ سے اس کو ایک دیوار کے ساتھ پھینک دیا اور اسکے اوپر پتھر ڈال دیئے (نعوذ باللہ منہ) (البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۷۷۔۷۶، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۹ھ، تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۳۵۳۔۳۵۲)

اس سورت سے ہمیں یہ تعلیم ملتی ہے کہ اگر
ہمیں برا کہا جائے تو ہم صبر کر لیں۔

لیکن اگر کوئی بد بخت نبی ﷺ کو بُرا کہے یا ایسی بات کرے جو ادنی گستاخی کا شائبہ بھی رکھتی ہو تو ہم اس پر بالکل صبر نہ کریں۔

قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا کہ جو بھی میرے حبیب ﷺ کی ادنی گستاخی کرے گا وہ ہلاک و برباد کر دیا جائے گا۔

ہمیشہ گستاخ اور بے ادب لوگوں سے دور رہیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب ﷺ کی سچی محبت عطا فرمائے۔

سُوۡرَۃُ اللَّھَبِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تَبَّ ①	وَّ	اَبِیۡ لَهَبٍ	یَدَاۤ	تَبَّتۡ
وہ تباہ ہو جائے	اور	ابو لہب (کے)	دونوں ہاتھ	ٹوٹ جائیں

ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ ہو جائے ①

مَآ	اَغۡنٰی	عَنۡهُ	مَالُهٗ	وَ	مَا	كَسَبَ ۝٢
نہ	کام آیا	اُس کے	اُس کا مال	اور	جو	اُس نے کمایا

اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا اس کے کام نہ آیا ۝٢

سَيَصۡلٰی	نَارًا	ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣
عنقریب جا پڑے گا	آگ	شعلوں والی

عنقریب وہ شعلوں والی آگ میں جا پڑے گا ۝٣

وَّ	امۡرَاَتُهٗ	حَمَّالَةَ	الۡحَطَبِ ۝٤
اور	اس کی عورت	اُٹھانے والی	لکڑیاں کا گٹھا

اور اس کی عورت بھی جو (کانٹے دار) لکڑیاں کا گٹھا سر پر اٹھائے پھرتی ہے ۝٤

فِیۡ	جِيۡدِهَا	حَبۡلٌ	مِّنۡ	مَّسَدٍ ۝٥
میں	اس کی گردن	رسّہ	سے	کھجور کی چھال

اس کی گردن میں کھجور کی چھال کا رسّہ ہو گا ۝٥

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ ! تمام گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تباہ و برباد کر دے۔

اے اللہ ! ہمیں دین کا مددگار بنا۔

اے اللہ ! ہمیں اپنے عذاب سے محفوظ فرما۔

اے اللہ ! ہمیں نافرمانی اور بے ادبی سے بچا۔

تعارف سورہ الفلق

ان سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جہان میں جو بھی شر ہے، اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیئے۔

جادو کرنا شیطانی کام ہے، ایک یہودی نے نبی ﷺ پر گیارہ گرہوں میں جادو کیا تھا اور اس دھاگہ کو ذروان نامی کنویں کی تہہ میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا تھا، اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے حبیب ﷺ سے شدید محبت ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ

"وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ" (المائدہ:٦٧) اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔

"وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى" (طٰہٰ:٦٩) جادوگر جہاں سے بھی آئے وہ کامیاب نہیں ہوگا۔

تحقیق یہ ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ پر جادو کا اثر نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے تعلیمِ امت کے لیے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں حضرتِ جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا۔ انھوں نے اُس دھاگہ اور اُس کنویں کی نشاندہی کی۔ حضرت علی اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہ جادو والا دھاگہ نکال کر لائے۔ نبی کریم ﷺ آیتیں پڑھتے جاتے اور وہ گرہ کھلنے لگی۔

جادو کے کلمات پڑھ کر پھونک مارنا باطل اور حرام ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھ کر کسی بیمار پر پھونک مارنا مستحب ہے۔

رسول اللہ ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو آپ ﷺ اپنی ہتھیلیوں پر

سورۃ الاخلاص ،الفلق اور الناس پڑھ کر پھونک مارتے ، پھر ان ہتھیلیوں کو اپنے چہرے اور جسم پر ملتے ۔ (صحیح البخاری، مسلم، سنن ابوداؤد، ابن ماجہ)

حسد کی تعریف یہ ہے کہ انسان کسی شخص کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر خواہش کرے کہ اس کے پاس سے وہ نعمت زائل ہو جائے ، خواہ اس کو وہ نعمت نہ ملے اور اگر اس کو وہ چھین سکتا ہو تو وہ اس نعمت کو چھین لے ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم حسد کرنے سے باز رہو کیونکہ حسد نیکیوں اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حسد کرنے اور حاسدین سے محفوظ رکھے ۔ امین

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ	اَعُوْذُ	بِرَبِّ	الْفَلَقِ ①
کہیئے	میں پناہ میں آتا ہوں	رب کی	صبح (کے)
کہیئے میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے پیدا کرنے والے رب کی ①			

مِنْ شَرِّ	مَا	خَلَقَ ②
شر سے	(ہر اُس چیز کے) جو	اس نے پیدا فرمائی ہے
ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے ②		

وَ	مِنۡ شَرِّ	غَاسِقٍ	اِذَا	وَقَبَ ۝۳
اور	شر سے	اندھیری رات	جب	وہ چھا جائے
اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے ۝۳				

وَ	مِنۡ شَرِّ	النَّفّٰثٰتِ	فِی الۡعُقَدِ ۝۴
اور	شر سے	پھونکیں مارنے والیاں	گرہ میں
اور گرہ میں پھونکیں مارنے والی (جادوگرنیوں) کے شر سے ۝۴			

وَ	مِنۡ شَرِّ	حَاسِدٍ	اِذَا	حَسَدَ ۝۵
اور	شر سے	حسد کرنے والے	جب	وہ حسد کرے
اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ۝۵				

تعارف سورہ الناس

اس سورت میں شیطان کے وسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی گئی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اگر کوئی انسان برے کاموں کی طرف مائل کرے تو وہ بھی شیطان ہے اور اس کے شر سے بھی اللہ کی پناہ طلب کرنی چاہیئے۔ ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ ہم نماز میں تو ایسے لوگوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جو شیطانی کام کی دعوت دیتے ہیں لیکن عملی زندگی میں ہم ان کی ہم نشینی اور صحبت کو محبوب رکھتے ہیں۔ گھنٹوں ان ساتھ بیٹھتے ہیں۔ ذرا سوچیں! کیا ٹی وی پر فلمیں، ڈرامے اور دوسرے بیہودہ پرگراموں سے آپ کے دل میں بے شمار بے ہودہ اور بُرے خیالات اور

وسوسے پیدا نہیں ہوتے۔ کیا یہ غلط بیانی نہیں ہے؟ ایک طرف ان ہی شیاطین سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں پھر ان ہی کے ساتھ ہمارا اٹھنا بیٹھا ہوتا ہے۔ کیا یہ منافقت نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا بنائے اور منافقت سے بچائے۔ ہر ایک کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس کی صحبت میں ہے کہ وہ دوستی آخرت کی محبت پیدا کر رہی ہے یا دنیا کی اگر یہ دوستی یا محفل نیکیوں سے روک رہی ہے تو اس کے شر سے پناہ مانگنی چاہیئے۔

سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ	اَعُوْذُ	بِرَبِّ النَّاسِ ①
کہیئے	میں پناہ میں آتا ہوں	سب انسانوں کے رب کی
کہیئے میں پناہ میں آتا ہوں سب انسانوں کے رب کی ①		

مَلِكِ النَّاسِ ②	اِلٰهِ النَّاسِ ③
انسانوں (کے) بادشاہ	انسانوں (کے) خدا
انسانوں کے بادشاہ کی ② انسانوں کے خدا کی ③	

مِنْ شَرِّ	الْوَسْوَاسِ	الْخَنَّاسِ ④
شر سے	وسوسہ ڈالنے والے	پیچھے ہٹ جانے والے
وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان کے) شر سے ④		

النَّاسِ ۝	فِيْ صُدُوْرِ	يُوَسْوِسُ	الَّذِيْ
لوگوں (کے)	سینے میں	وسوسے ڈالتا ہے	جو
جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے ۝			

النَّاسِ ۝	وَ	مِنَ الْجِنَّةِ
انسانوں (میں سے)	اور	جنات سے
(وہ شیطان چاہے) جنات سے ہو یا انسانوں میں سے ۝		

نماز کے بعد کی دُعائیں اور اذکار

رسولِ اکرم نورِ مجسّم ﷺ نے فرمایا ''دُعا عبادت کا مغز ہے'' خانۂ کعبہ کا طواف ہو یا روضۂ رسول ﷺ پہ حاضری، قرآن خوانی کی نشست ہو یا محفل نعتِ رسول ﷺ، ہر نیک کام کے بعد دُعا مانگنی چاہیے خصوصاً فرض نماز کے بعد دُعا مانگنا بہت اہم ہے۔

نبی پاک ﷺ سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ کس دُعا کو سب سے زیادہ سُنا جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دُعا جو رات کے آخر میں کی جائے اور جو فرض نمازوں کے بعد کی جائے۔ (جامع ترمذی)

نمازِ جنازہ بھی فرض نماز ہے اس لیے اس کے بعد بھی جو دُعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی امّت کو سکھانے کے لیے بہت سی دُعائیں تعلیم فرمائیں ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے جو دُعائیں کیں، وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ

نے مانگنے سے پہلے ہی آپ ﷺ کو عطا فرمایا، مگر پھر بھی آپ ہمیشہ اپنے رب سے دُعا کرتے رہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنی چاہیے کیوں کہ دُعا مانگنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنّت ہے۔

دین و دنیا کی تمام بھلائیوں کو طلب کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں یہ جامع دُعا کی تعلیم عطا فرمائی ہے، جسے ہر نماز کے بعد پڑھنا چاہیئے۔

رَبَّنَا	اٰتِنَا	فِي	الدُّنْيَا	حَسَنَةً
اے ہمارے رب	تو ہمیں دے	میں	دنیا	بھلائی
اے ہمارے رب تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما				

وَّ	فِي	الْاٰخِرَةِ	حَسَنَةً	وَ	قِنَا	عَذَابَ النَّارِ
اور	میں	آخرت	بھلائی	اور	تو ہمیں بچا	آگ کے عذاب
اور تو ہمیں آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔						

دُعائے نور

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگا کرتے۔

اَللّٰهُمَّ	اجْعَلْ	لِيْ	نُوْرًا	فِيْ قَلْبِيْ
اے اللہ	کردے	میرے لیے	نور	میرے دل میں
اے اللہ میرے دل میں نور بھر دے				

وَ	نُوْرًا	فِيْ قَبْرِيْ	وَ	نُوْرًا	مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ
اور	نور	میری قبر میں	اور	نور	میرے آگے
اور میری قبر میں نور بھر دے اور میرے آگے نور کر دے					

وَ	نُوْرًا	مِنْ خَلْفِيْ	وَ	نُوْرًا	عَنْ يَمِيْنِيْ
اور	نور	میرے پیچھے	اور	نور	میرے دائیں
اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے دائیں نور کر دے					

وَ	نُوْرًا	عَنْ شِمَالِيْ	وَ	نُوْرًا	مِنْ فَوْقِيْ
اور	نور	میرے بائیں	اور	نور	میرے اوپر
اور میرے بائیں نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے					

وَ	نُوْرًا	مِنْ تَحْتِيْ	وَ	نُوْرًا	فِيْ سَمْعِيْ
اور	نور	میرے نیچے	اور	نور	میرے کانوں میں
اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے کانوں میں نور بھر دے					

وَ	نُوْرًا	فِيْ بَصَرِيْ	وَ	نُوْرًا	فِيْ شَعْرِيْ
اور	نور	میری آنکھوں میں	اور	نور	میرے بالوں میں
اور میری آنکھوں میں نور بھر دے اور میرے بالوں میں نور بھر دے					

وَ	نُوْرًا	فِيْ بَشَرِيْ	وَ	نُوْرًا	فِيْ لَحْمِيْ
اور	نور	میری جلد میں	اور	نور	میرے گوشت میں
اور میری جلد میں نور بھر دے اور میرے گوشت میں نور بھر دے					

فِیْ عِظَامِیْ	نُوْرًا	وَ	فِیْ دَمِیْ	نُوْرًا	وَ
میری ہڈیوں میں	نور	اور	میرے خون میں	نور	اور
اور میرے خون میں نور بھر دے اور میری ہڈیوں میں نور بھر دے					

نُوْرًا	لِیْ	أَعْظِمْ	اَللّٰھُمَّ
نور کو	میرے	بڑھادے	اے اللہ
اے اللہ میرے نور کو بڑھادے			

اس دُعا سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نور ہیں، آپ ﷺ کا بال بال نور ہے اور آپ نورِ مجسّم ہیں۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے جو دُعا مانگی وہ اللہ تعالیٰ نے مانگنے سے پہلے ہی آپ کو عطا کر دیا۔

قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ (المائدۃ:۱۵) اس آیت میں بتایا گیا کہ نبی کریم ﷺ نور ہیں۔

آیتِ دُرود
(الاحزاب:۵۶)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی رہتی ہے اور قبولیت کے مقام تک نہیں پہنچتی جب تک اُس دُعا کے ساتھ نبی پاک ﷺ پر دُرود نہ پڑھا جائے۔ (ترمذی)

عَلَی النَّبِیِّ	یُصَلُّوْنَ	مَلٰٓئِکَتَهٗ	وَ	اللّٰہَ	اِنَّ
نبی ﷺ پر	وہ درود بھیجتے ہیں	اس کے فرشتے	اور	اللہ	بیشک
بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے سب فرشتے نبیِ (مکرّم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں،					

عَلَيۡهِ	صَلُّوۡا	اٰمَنُوۡا	الَّذِيۡنَ	يٰۤاَيُّهَا
ان پر	تم درود بھیجا کرو	ایمان لائے ہو	جو	اے
اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو				

تَسۡلِيۡمًا	سَلِّمُوۡا	وَ
خوب سلام	تم سلام بھیجا کرو	اور
اور خوب سلام بھیجا کرو		

جس کو یہ پسند ہو کہ قیامت کے دن اس کو پورا پورا اجر دیا جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنی مجلس سے اٹھنے سے قبل اور ہر نماز کے بعد سورۃ الصَّآفّٰت کی ان آیات کو تلاوت کرے۔ (ابن کثیر)

يَصِفُوۡنَ ۱۸۰	عَمَّا	رَبِّ الۡعِزَّةِ	رَبِّكَ	سُبۡحٰنَ
وہ بیان کرتے ہیں	اُن سے جو	عزت کا مالک ہے	آپ کا رب،	پاک ہے
آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ۱۸۰				

الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۱۸۱	عَلَى	سَلٰمٌ	وَ
تمام رسولوں	پر	سلام	اور
اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو ۱۸۱			

الۡعٰلَمِيۡنَ ۱۸۲	رَبِّ	لِلّٰهِ	الۡحَمۡدُ	وَ
تمام جہانوں	پالنے والا	اللہ کے لیے	سب تعریفیں	اور
سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ ۱۸۲				